جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

کی وفا شیرِ خدا سے نہ حسن سے الفا | کیسے شیعہ تھے اماموں کے زمانے والے
شکر صد شکر کہ خود مورد الزام ہوئے | خونِ ناحق کی حقیقت کو چھپانے والے

اس ٹریکٹ کا نام

قاطع الانف الشیعہ الشنیعہ

اسلئے رکھا گیا

کہ یہی نام انکے امام حضرت حسینؓ نے اپنے اور اپنے پیروان کے لیئے پسند فرمایا جیسا کہ کتاب تاریخ ابی مخنف اور ناسخ التواریخ میں درج ہے جلد ۵ کتاب دوم ص ۹۷

جس وقت امام حسنؓ نے حضرت امیر المومنین معاویہ کے ہمراہ صلح کر کے خلافت حوالہ کردی تو امام حسینؓ اس صلح پر سخت ناراض ہوئے اور کہنے لگے کہ میں موت پر راضی تھا۔ بہ نسبت اسکے کہ صلح ہو۔ اور گویا اس وقت کسی نے میرا ناک کاٹ دیا اور میری بدن کو چھریوں سے پارہ پارہ کر دیا اور میں نے کراہت سے اپنے بھائی حسنؓ کی اطاعت کی

مصنفہ قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پشاور

باہتمام محمد یامین تاجر کتب قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا عقیدہ

ما مسلمانیم از فضلِ خدا	مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم مسلماں ہیں با فضالِ خدا	مصطفےٰ اپنا امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم	ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
جب ہوئے پیدا اسی دیں پر ہوئے	ساتھ لیجائیں گے وقتِ مرگ اسے
آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست	بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
نور سے قرآں کے ہم جیتے ہیں	بادۂ عرفاں اسی سے پیتے ہیں
آں رسولے کش محمد ہست نام	دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
دامنِ پاکِ محمد مصطفےٰ	رکھتے ہیں ہم ہاتھ میں اپنے سدا
مہرِ او با شیر شد اندر بدن	جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
دودھ کے ساتھ اس کی الفت ہم نے پی	اب تو جاں کے ساتھ تن سے جائے گی
ہست او خیر الرسل خیر الانام	ہر نبوت را برو شد اختتام
ہے وہ خیر الانبیاء خیر الانام	ہر نبوت کا ہے اس پر اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست	زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
اس سے ہم لیتے ہیں آبِ معرفت	اس سے پیتے ہیں شرابِ معرفت

بقیہ صفحہ ماقبل آخر







قاطع الانف

حضرت ائمہ اسلام وعلماء امتِ خیر الانام کے فتاویٰ تکفیر شیعہ شنیعہ پر اُن کی عبارات بمعہ حوالجات

استفتا - کیا فرماتے ہیں حضرات ائمہ دین الاسلام وصلحاء ملت سید الانام و سلحاء العظام الکرام دربارہ پیروانِ مذہب شیعہ - جن کے مذہب کے خلاصہ عقائد اور بعض مسائل تقیہ اور خلاصہ مدعاء مذہب درج ذیل ہے :-

خلاصۂ عقائد مذہب شیعہ دربارہ ایمان باللہ

(۱) خدا تعالیٰ نے تمام کائنات ائمہ تشیع کے تصرف اور اطاعت پر مامور کر دیئے ہیں - ناسخ التواریخ جلد ششم کتاب دوم صفحہ ۳۴۸

(۲) اللہ تعالیٰ نے شب معراج میں حضرت محمدؐ سے حضرت علی کے لب ولہجہ میں باتیں کیں (تفسیر صافی) نیز یہ شعر ہے ؎

قولِ علی کہ در شبِ معراج مے شنید — حیات القلوب جلد دوم باب ۲۴
چیزے بجز حقیقتِ شاں درمیاں نبود — صفحہ ۲۷۸

دربارہ ایمان بالملائکہ

(۱) حضرت جبرائیل حضرت علی کے شاگرد ہیں۔ تذکرۃ الائمہ صفحہ ۸۲

(۲) خدا تعالیٰ نے حضرت جبرائیل کو حضرت علی کی طرف وحی دے کر روانہ کیا۔ مگر چونکہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؑ باہم مشابہ تھے حضرت جبرائیل نے بھول کر حضرت محمد کو وحی پہنچا دی۔ اور حضرت جبرائیل پر لعنت کرتے ہیں کہ گیا تھا علی کے پاس امانت حضرت محمد صلعم کو غلطی سے دے گیا۔ تذکرۃ الائمہ۔ یہ شعر بھی اسی [illegible] جبرائیل کہ آمد ز بر خالق بے چون

در پیش محمد شد و مقصود علی بود — رسالہ نور تن صفحہ ۳۵

(۳) ملک الموت [illegible] حضرت علی کے حکم سے ارواح قبض کرتے ہیں (تذکرۃ الائمہ)

(۴) حضرت [illegible] فرشتے [illegible] (حیات القلوب مجلسی باب ۲۵)

[illegible] امام [illegible] فرشتوں [illegible] حق الیقین [illegible] باب حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۴۵

ایمان بالرسل

(۱) تمام انبیاء حضرت علی کے طفیل پیدا ہوئے۔ لولا علی لم یخلق الانبیاء رواہ ابن المعلم عن محمد ابن حنفیہ کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۲۵ قلمی

(۲) ہر نبی حضرت علی کی ولایت پر مبعوث ہوا۔ (رسالہ نور تن صفحہ ۲۵)

(۳) ہر نبی پر حضرت امام حسین کی قبر کی زیارت واجب ہے (ناسخ التواریخ صفحہ ۲۲۱)

(۴) آئمہ اثنا عشریہ کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ حضرت علی اور ان کے باقی آئمہ جمیع انبیاء سے (جن میں سیدنا حضرت محمد افضل الرسل بھی داخل ہیں) افضل ہیں (حق الیقین مجلسی [illegible] مقصد ۵) (حیات القلوب باقر مجلسی جلد دوم صفحہ ۵)

دربارہ ایمان بالمحمدؐ

(۱) حضرت محمد حضرت علی کے طفیل سے خاتم الرسل بنے رسالہ نورتن ص۳۴ اور یہ شعر ہے

شد احمد از وجود علی خاتم الرسل ✦ تا او عیان نگشت حقیقت عیان نبود

(۲) حضرت علی خدا ہیں اور حضرت محمد اس کے بندے ہیں۔ (توضیح المقال مطبوعہ ایران ص۴۵)

(۳) اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل کو حضرت محمدؐ کے پاس بھیجا کہ خلافت علی کا اعلان کردو۔ مگر حضرت محمدؐ نے کہا۔ کہ اصحاب ثلثہ سے ابابکر عمر عثمان سے ڈرتا ہوں۔ کہ میں ایسا نہیں کرسکتا۔ مدینہ میں جاکر کردونگا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلعم سے ناراض ہوا اور عتاب نازل کیا۔ مناقب مرتضوی حیات القلوب جلد دوم باب ۴۹ ص۳۴۵۔ تفسیر صافی تحت آیت بلغ ما انزل [illegible]

(۴) اگر حضرت علی شب معراج میں نہ ہوتے۔ تو حضرت محمد رسول اللہ کی ذرہ قدر بھی نہ ہوتی۔ (جلاء العیون مجلسی از خلافت شیخین ص۱)

(۵) معراج کی رات حضرت علی کی شکل آنحضرت صلعم کے ساتھ رہی (تفسیر صافی ص۲۰۶)

(۶) سیدنا حضرت محمد تقیہ (یعنی اخفاء دین و لا اخفاء حق عند الضرورت) کیا کرتے تھے۔ رسالہ نورتن ص۳۰ ۔ حضرت ابراہیم اور حضرت یوسف نے تقیہ کیا۔ اصول کافی ص۴۸۳

دربارہ ایمان بالقرآن

(۱) اصل قرآن حضرت امام مہدی کے پاس ہے ۔ جو چالیس پارے کا ہے موجودہ قرآن بیاض عثمانی ہے اور اس میں کامل دس پاروں کی کمی ہے ۔ اور بعض سورتوں میں آیات کم ہیں۔ اور بعض آیات میں تحریف اور تغیر ہے (ایاف الخلافت) تفسیر لوامع التنزیل جلد ۲ مصنفہ سید علی الحائری لاہوری۔ تفسیر صافی جزو ۲۲ ص۴۱۱

(۲) شیعہ علماء کہتے ہیں۔ کہ دس پارے تو قرآن شریف سے حضرت عثمان نے تلف کردیئے اور بقایا تیس پاروں میں بھی تغیر تبدل ہے۔ جو حصہ حضرت عثمان نے نکالا ہے ان میں سے ایک سورہ نورین ہے۔ جو بغرض ملاحظہ درج ہے۔ سید علی الحائری لاہوری

اسکے قبل ایک تمہید دیتے ہیں - جو یہ ہے :-
" نقصان و تحریف آں مخفی نماند در کتاب دبستان المذاہب بعد از ذکر اصول عقاید الشیعہ می نویسند " وبعضہم یقولون ان عثمان احرق المصاحف واتلف السور التی کانت فی فضل علی واھل بیتہ علیہم السلام یعنی بعضے از شیعہ تحریف مے گویند - بدرستیکہ عثمان احراق مصاحف نمودہ است - وبعضی سورۂ را تلف کردہ است کہ خصوصا در فضائل علی و اہلبیت آنجناب علیہم السلام نازل شدہ بودند - ومنجملہ ایں سورۃ تامۂ کاملہ است کہ حسب ذیل برائے ملاحظہ ناظرین درج مے نمائیم

بسم الله الرحمن الرحیم

یا ایھا الذین امنوا امنوا بالنورین انزلناھما یتلوان علیکم ایاتی ویحذرانکم عذاب یوم عظیم - نوران بعضھما من بعض وانا السمیع العلیم ان الذین یوفون بعھد الله ورسوله فی ایات لھم جنات نعیم والذین کفروا من بعد ما امنوا ینقضھم میثاقھم وما عاھدھم الرسول علیه یقذفون فی الجحیم ظلموا انفسھم وعصوا الوصی الرسول اولئك یسقون من حمیم - ان الله الذی نور السموات والارض بما شاء واصطفی من الملئکة وجعل من المومنین اولئك فی خلقه یفعل الله ما یشاء لا اله الا ھو الرحمن الرحیم قد مکر الذین من قبلھم برسلھم فاخذتھم بمکرھم ان اخذی شدید الیم - ان الله قد اھلك عادا وثمود بما کسبوا وجعلھم لکم تذکرة فلا تتقون - وفرعون بما طغی علی موسی واخیه ھارون اغرقته ومن تبعه اجمعین لیکون لکم ایته وان اکثرکم فاسقون ان الله یجمعھم فی یوم الحشر فلا یستطیعون الجواب حین یسئلون ان الجحیم ماوٰھم وان الله علیم حکیم یا ایھا الرسول بلغ انذاری فسوف یعلمون قد خسر الذین کانوا عن ایاتی وحکمی معرضون - مثل الذین یوفون بعھدك انی جزیتھم جنت النعیم ان الله لذو مغفرة واجر عظیم - وان علیا من المتقین وانا لنوفیه حقه یوم الدین ما نحن عن ظلمه بغافلین - وکرمناه علی اھلك اجمعین - فانه وذریته

لما يوعدون - بان منهم ابنا المجرمين - قل للذين كفروا بعد ما آمنوا طلبتم زينة
الحيوة الدنيا واستعجلتم بها ونسيتم ما وعدكم الله ورسوله ونقضتم العهود
من بعد توكيدها وقد ضربنا لكم الامثال لعلكم تهتدون - يا ايها الرسول قد
انزلنا اليك آيات بينات فيها من يتوفه مومنا ومن يتوله من بعدك يظهرون
فاعرض عنهم انهم معرضون - انا لهم محضرون - في يوم لا يغني
عنهم شيء ولا هم يرحمون - ان لهم في جهنم مقاما عنه لا يعدلون فسبح
باسم ربك وكن من الساجدين - ولقد ارسلنا موسى وهارون بما
استخلف فبغوا هارون - فصبر جميل - فجعلنا منهم القردة والخنازير
ولعناهم الى يوم يبعثون - فاصبر فسوف يبصرون - ولقد آتينا بك
الحكم كالذين من قبلك من المرسلين - وجعلنا لك منهم وصيا لعلهم
يرجعون - ومن يتول عن امري فان مرجعه فليتمتعوا بكفرهم قليلا فلا
تسئل عن الناكثين - يا ايها الرسول قد جعلنا لك في اعناق الذين
آمنوا عهدا - فخذه وكن من الشاكرين - ان عليا قانتا بالليل ساجدا
يحذر الآخرة ويرجوا ثواب ربه - قل هل يستوي الذين ظلموا وهم
بعذابي يعلمون - سيجعل الاغلال في اعناقهم وهم على اعمالهم يندمون
انا بشرناك بذريته الصالحين وانهم لامرنا لا يخلفون - فعليهم مني صلوة
ورحمة احياء وامواتا يوم يبعثون - وعلى الذين يبغون عليهم من بعدك
غضبي انهم قوم سوء خاسرين - وعلى الذين سلكوا مسلكهم مني رحمة و
هم في الغرفات آمنون - والحمد لله رب العالمين -

*اینہاں سورۂ تامہ کاملہ کہ موسوم است بسورۂ ولایت - قائلین بے تولیف مذکر
از قرآن تحریف کردہ اند چنانچہ شیخ محمد ابن علی ابن شہر آشوب مازندرانی در کتاب
المثالب آوردہ است انہم اسقطوا من القرآن تمام سورۃ الولایۃ یعنی ایشاں
تمام سورۂ ولایت را از قرآن مجید ساقط کردہ اند - سورۂ احزاب و تحریف سورہ*

فاتحہ وسورۂ مبارک براۃ بقرہ دو آیۃ وخمس نتوات وتحریف سورۃ لاترغبوہ ۔
وتحریف ان علیاً مولے المومنین وغیرہ وغیرہ از صـ۱۵ تا صـ۲۶ جزو الرابع عشر الواسع التنزیل مصنفہ مولوی سید علی الحائری شیعی لاہوری

دربارہ ایمان بالعلی حضرت علی خدا ہیں (تذکرۃ الائمہ صـ۹۱) نیز یہ شعر ہے سہ

ہم اول وہم آخر وہم ظاہر و باطن ✦ ہم عابد وہم معبد و معبود علی بود
(رسالہ نور تن صـ۲۵)

کفانی فضل مولینا علی ✦ وقوع الشک فیہ انہ اللہ
ومات الشافعی لیس یدری ✦ علی ربہ ام ربہ اللہ

(۲) حضرت علی فرزند خدا ہیں (رسالہ نور تن صـ۳۵) جبرائیل ندا از سدرہ داد گفت فرزند سبحانہ خدا شد پیدا ۔
(۳) حضرت علی حاضر نہ ہوں ۔ تو کوئی فرزند پیدا نہیں ہوتا (تذکرۃ الائمہ)
(۴) معراج کی رات حضرت علی کی تصویر حضرت محمدؐ نے سدرۃ المنتہی پر دیکھی اور ملائکہ اس کو سجدہ کر رہے تھے ۔ (تذکرۃ الائمہ از حیات القلوب جلد دوم صـ۱۲۶ و صـ۲۹۶)
(۵) حضرت علی جمیع الانبیاء سے افضل ہیں (غنیۃ الطالبین اور حق الیقین مجلسی باب ۵ مقصد ۵)
(۶) حضرت علی نے حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان سے ڈر کر انکی بیعت خلافت کی اور تقیہ کے طور پر ان کے اقتداء میں نمازیں پڑھتے رہے (خلافت شیخین صفحہ ۶۰ - ۶۱)
(۷) حضرت علی نے ڈر کر حضرت عمر کو اپنی لڑکی ام کلثوم نکاح میں دی ۔ (خلافت شیخین صـ۵۹ و ۶۱) فروع کافی جلد ۲ صـ۱۴۱
(۸) حضرت عمر نے حضرت علیؓ کے گھر کو جلایا ۔ مگر حضرت علیؓ نے ڈر کے مارے کچھ نہ کہا (رسالہ طعن الرملح اور ابرام المطاعن نقلا لوامع التنزیل جلد ۱ صفحہ ۴۲)

(۹) حضرت عمر نے حضرت فاطمہ کو لات مار کر اس کا اسقاط حمل کیا مگر حضرت علی نے خاموشی سے برداشت کیا (کتاب ذوالفقار عماد الاسلام تجہیز الجیش اور حلی کی کشف الحق، تفسیر لوامع التنزیل الجزو الخامس صفحہ ۱۲)

(۱۰) جب حضرت علی کو خلافت نہ ملی اور فاطمہ کو فدک نہ ملا تو حضرت علی نے حضرت فاطمہ اور امام حسن اور امام حسین کو خچر پر سوار کرکے تمام اصحاب رسول کے گھر ساری رات پھرایا۔ مگر کسی نے ساتھ نہ دیا۔ خلافت شیخین ص۳۳ (حق الیقین مجلسی باب ۵ فصل ۶۔

(۱۱) حضرت علیؑ دابۃ الارض ہیں (ارجح المطالب صفحہ ۱۰ و نور ثقلین جلد ۳ ص۲۹)

(۱۲) شیطان حضرت علیؑ کی شکل پر متمثل ہو کر مارا گیا تھا اور خود حضرت علیؑ زندہ ہیں (تذکرہ صفحہ ۹۱)

(۱۳) حضرت علیؑ علیٰ کل شیءٍ قدیر ہیں، دیکھو شعر ؎

علیؑ جو چاہیں تو مشکل کو سہل راہ کریں ✤ گدا کو چاہیں تو اک پل میں بادشاہ کریں

(انوار محمدی)

دربارہ حضرت فاطمہؑ۔ حضرت ابا بکرؓ و حضرت عمرؓ دونوں حضرت فاطمہؑ کے جمال کے فریفتہ تھے۔ اور اسی سبب سے ہجرت کی (کتاب کامل بہائی اور کتاب خلافت شیخین ص۱۳۵)

دربارہ ازواج النبی۔ حضرت عائشہ صدیقہ و حضرت زبیر و طلحہ کو کافر کہتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے حضرت علی سے جنگ کیا تھا۔ کتاب تجرید العقائد نصیر الدین طوسی تحفہ اثنا عشریہ ص۵۰۰ قلمی)

(۱) حضرت عائشہ صدیقہ دختر حضرت ابابکر و حضرت حفصہ دختر حضرت عمر نے آنحضرت کو زہر دے کر شہید کیا (تفسیر عیاشی بروایت امام جعفر و حیات القلوب مجلسی باب ۵۵ ص۸۷۰)

(۲) حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کافرہ اور منافقہ ہیں اور امارات نوح

اور امرات لوط کا تذکرہ جو قرآن شریف میں ہے ان کے لیئے تھا۔ علی ابن ابراہیم اور عیاشی کہتے ہیں۔ کہ مردوں میں دو منافق تھے۔ یعنی ابا بکر اور عمر۔ اور عورتوں میں دو منافقہ تھیں۔ عائشہ اور حفصہ۔ جنہوں نے زہر دیکر شہید کرنے پر اتفاق کیا (حیات القلوب مجلسی باب ۵۵ ص۸۷۵)

دربارۂ اھلبیت نبوی

(۱) حضرت امام حسنؑ سے شہر بانو نے نکاح اسواسطے نہ کیا کیونکہ ان کو بہت عورتیں کرنے کا شوق تھا۔ (کتاب کامل بھائی خلافت شیخین ص۴۷)

(۲) حضرت امام حسین شہید نہیں ہوئے بلکہ حنظلہ بن سعد الشامی آپ کا ہمشکل ہوکر مارا گیا تھا۔ تفسیر صافی۔ شیعہ کفارہ امام حسین کے قائل ہیں ناسخ التواریخ جلد ششم کتاب دوم صفحہ نمبر ۸۴ اور یہ شعر ؎

از بہر استان تبہ روزگار بود ٭ ورنہ حسینؑ را بشہادت چہ کار بود

(۳) حضرت امام جعفر خدا ہیں (توضیح المقال ص۱۳۲ اور تذکرۃ الائمہ ص۱۵۲)

(۴) حضرت امام رضا کی زیارت دس لاکھ حج کے برابر ثواب رکھتی ہے تفسیر صافی زیر آیت واتموا الحج والعمرۃ۔

(۵) پنجتن حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔ حضرت علی۔ حضرت فاطمہ وامام حسن وامام حسین علیہ السلام میں خدا حلول کر گیا تھا اور پانچوں خدا ہیں (تذکرۃ الائمہ ص۹۱)

دربارۂ اصحاب الرسول

(۱) حضرت ابو بکر سے مسجد نبوی میں منبر نبوی پر سب سے اول بیعت خلافت شیطان نے کی (کتاب امالی امام اعظم طوسی شیعی وخلافت شیخین ص۲۵

(۲) حضرت ابا بکر سخت بزدل تھے اور غار ثور میں بزدلی کے باعث روتے تھے۔ قاضی نور اللہ شوستری در مجالس المومنین اور یہ شعر ملاحظہ ہو ؎ حیات القلوب مجلسی باب ۲۵ ص۴۲۴

بس کن حدیث غار کہ عاراست نزد عقل ٭ آں حزن وبیقراری شیخ معمرم

(۳) حضرت ابو بکر۔ حضرت عمر وحضرت عثمان کافر اور فاسق تھے خلافت اور دیگر مہمات

کے لالچ سے آنحضرت صلعم کے ساتھ شامل ہوئے (خلافت شیخین ص۱۳تا۱۴ حیات القلوب باب۵ ص۵۶ باب۴۳ ص۱۲۷)

(۴) سوائے چھ اصحاب کے جو اصحاب خاص کہلاتے ہیں - یعنی ابوذر - مقداد - سلمان - عمار - جابر اور ایک اور باقی جمیع اصحاب الرسول مرتد اور منافق تھے - (رسالہ وسیلۃ النجات - خلافت شیخین ص۱۶ کتاب وفات النبی سلیم ابن قیس الہلالی مجالس المومنین - مجلس سوم قاضی نور اللہ حیات قلوب باب ۵۱ باب ۴۳ ص۱۲۳)

چنانچہ قاضی شوستری مجالس مومنین مجلس سوئم میں لکھتا ہے - تمام بنی ہاشم واصحاب مرتد شدند - الا سہ نفر کہ مقداد - سلمان و ابوذر بودند - و عمار در تردد بود

(۵) سوائے دوازدہ امام کے باقی جمیع اصحاب الرسول وازواج النبی آل علی غیر معصوم ہیں - کتاب استخراج ص۲۶ ناسخ التواریخ ص۳)

(۶) حیات القلوب میں ملا باقر مجلسی نے حضرت ابا بکر و حضرت عمر و حضرت عثمان اور جمیع اصحاب الرسول کو کافر اور منافق کہا ہے اور صرف حضرت علی اور چار دیگر اشخاص کو مسلمان جانتے ہیں - چنانچہ وہ لکھتے ہیں :-

بدانکہ ابوبکر و عمر و عثمان ایشاں داخل منافقاں بودند - و برائے خوف و طمع بظاہر اظہار اسلام مے کردند - و در باطن کافر بودند حق تعالیٰ حکم فرمودہ برائے حکم و مصالح کہ آنحضرت برایشاں در ظاہر حکم اسلام جاری گرداند و در طہارت و مناکحت و میراث دادن سائر احکام ظاہر ایشاں با مسلماناں شریک گرداند - لہذا آنحضرت در ہیچ حکم از احکام ایشاں را از مسلماناں جدا نمیکرد - پس اگر دختر بعثمان دادہ باشد بنا بر آنکہ در ظاہر مسلماناں بود دلالت نمیکند کہ در باطن کافر نبود - دختر خواستن و دختر دادن در ترویج دین اسلام و اعلائے کلمہ حق دخل عظیم داشت کہ در آنہا مصالح بسیار بود - کہ اکثر آنہا بر عاقل متاہل پوشیدہ نیست - واگر آنجناب اظہار نفاق ایشاں نمود و اسلام ظاہر ایشاں را قبول نے فرمود - یا جناب بغیر از قلیلے از ضعفاء نے ماندند چنانچہ بعد از آنجناب با امیر المومنین بغیر از سہ چہار نفر نماندند - حیات القلوب جلد دوم

باب ۵۱ ص ۵۲۱

(۷) کتاب - وفات النبی سلیم ابن قیس لکھتا ہے - عن ابن زبیر عن امیر المؤمنین ان الصحابۃ ارتد بعد النبی الا اربعۃ وفی روایۃ عن الصادق الا ستۃ -

(۸) حضرت علی کو جب خلافت نہ ملی - تو حضرت فاطمہ کو گدھے پر سوار کیا اور حسنین کو ساتھ لیا اور تمام اصحاب الرسول کے دروازوں پر مدد مانگنے گئے - لیکن کسی نے ساتھ نہ دیا - چنانچہ ملا باقر مجلسی کہتا ہے -

چوں ابوبکر غصب خلافت کرد - جناب امیر حضرت زہرہ را بر دراز گوش سوار نمود و دست حسن در یکدست و دست حسین بدست دیگر بدر خانہ ہر مہاجر و انصار ے گشت - وطلب یاری میکرد - چوں صبح شد ہیچ کس از خانہ بروں نماید و ایشاں را مدد ندہند - الا چہار کس کہ سلمان و مقداد و ابوذر و عمار رضی اللہ عنہم بودند - (حق الیقین باب ۵ فصل ۲)

درباره اہلسنت والجماعۃ

اہلسنت یہود اور نصاریٰ سے بدتر ہیں (علامہ ابن معلم و تحفہ اثنا عشریہ قلمی ص۲)

(۲) اہلسنت یہود اور نصاریٰ سے بڑھ کر نجس ہیں تحفہ اثنا عشریہ ص۲

(۳) اگر کوئی اہلسنت فوت ہو جائے اور کسی شیعہ کو اس کا جنازہ پڑھنا پڑے تو ہر تکبیر پر میت پر لعنت اور نفرت کا اظہار کرے (دیکھو زاد المعاد باب دوم فصل چہارم) اور میت کے حق میں یہ دعا طلب کرے اللھم املاء جوفہ نارا و قبرہ نارا و سلط علیہ الحیات والعقارب (جامع العباسی باب الصلوٰۃ) یعنی اے میرے اللہ تو اس میت کے پیٹ کو آگ سے اور قبر کو نار جہنم سے بھر دے اور اس پر سانپ اور بچھو مسلط کر دے -

مذہب شیعہ خلاصہ مسائل تقیہ

(۱) نو حصہ دین کا تقیہ ہے یعنی اخفائے حق و عقیدہ عند الضرورت (اصول کافی ص۴۸۲ باب التقیہ) (۲) جو تقیہ نہ کرے اس کا کوئی دین

نہیں ہے (اصول کافی باب الایمان ص۸۴)

(۳) نماز جنازہ بغیر وضو جائز ہے۔ استبصار جلد اوّل ص۲۳۶ فروع کافی جلد ا ص۹۲)

(۴) شراب تمر سے وضو کرنا جائز ہے استبصار ص۹ جلد اوّل

(۵) نماز بغیر استنجا جائز ہے استبصار ص۲۸ جلد اوّل

(۶) شیعہ اگر نماز میں اپنے عضو تناسل سے کھیلیں تو نماز نہایت درست ہو جاتی ہے استبصار ص۴۵ جلد اوّل

(۷) کنجری کی کمائی حلال ہے استبصار ص۳۶ جلد ۳

(۸) ابو بصیر اور اس کے اصحاب جو راویان احادیث اہل بیت ہیں نبیذ شراب پیتے تھے (فروع کافی کتاب الاشربہ ص۱۸۱

(۹) اگر نماز کے آخری سجدہ کے بعد شیعہ گوز مارے۔ تو نماز درست ہو جاتی ہے استبصار جلد اول ص۱۴۳ و ص۲۲

(۱۰) اگر شیعہ بحالت روزہ اپنے غلام بچہ کی وطی فی الدبر کرے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (علامہ نصیر الدین طوسی امام اعظم شیعی در کتاب شرائع ودافی و استظہار المومنین ص۱۱۵)

(۱۱) شیعہ اگر اپنی عورت کی فرج کو بوسہ دے تو جائز ہے۔ (حلیۃ المتقین باب ۱ فصل ۱

(۱۲) اگر ایک شیعہ نوجوان اور اسکی والدہ حج کو روانہ ہوں اور نوجوان جماع کی خواہش کرے۔ تو اپنے ذکر کے گرد باریک کپڑا لپیٹ کر اپنی والدہ سے مباشرت کر سکتا ہے (علامہ طوسی کتاب الشرائع ودافی و استظہار المومنین ص۱۱۵)

(۱۳) شیعہ اپنی عورت کو فرج اور دبر دونوں طرف سے استعمال کر سکتا ہے علامہ حلی در کتاب الارشاد و استظہار المومنین ص۱۲ و استبصار جلد ۲ ص۱۵۱ فروع کافی جلد ۲ ص۲۴۵

(۱۴) اگر کوئی شیعہ اپنی بیوی سے وطی فی الدبر کرے تو اگر انزال ہو۔ تو وہ غسل کریگا اور نہ ہو تو غسل نہ کریگا۔ مگر عورت پر دونوں صورتوں میں غسل واجب نہیں استبصار ص۵۶ جلد اوّل و فروع کافی جلد ا ص۲۵

(۱۵) ایک مرد ایک شیعہ عورت سے کچھ دیر کے واسطے چند پیسوں کے عوض میں عمل متعہ کرسکتا ہے استبصار ص ۷۷ جلد ۳

(۱۶) شیعہ مسئلہ تحصیل پر عمل کرسکتا ہے یعنی اپنی مملوکہ لونڈی اور ام ولد اور مدبرہ کی فرج کو دوسرے شیعہ کو ہبہ عاریۃً دے سکتا ہے۔ مگر ملکیت مالک کی رہے گی۔ علامہ حلی کتاب الارشاد و استبصار جلد اول ص ۱۴۶ و اظہار المؤمنین ص ۱۲۷ و تحفہ اثنا عشریہ قلمی

(۱۷) اگر ایک شیعہ عورت بحالت جنابت اور حائضہ ہونے کے تلاوت قرآن مجید کرے۔ تو کوئی حرج نہیں۔ استبصار جلد ۱ ص ۵۷

(۱۸) اگر ایک شیعہ سے بحالت نماز منی یا اور کوئی چیز خارج ہو جائے تو اس کا وضو یا نماز باطل نہیں ہوتا (فروع کافی جلد اول ص ۲۱)

(۱۹) ایک شیعہ سائل نے امام رضا سے سوال کیا۔ کہ کیا عورتوں کو دبر سے استعمال کرنا جائز ہے۔ شیعہ امام نے جواب دیا ہاں۔ استبصار جلد ۱ ص ۵۶-۹۴ حضرت لوط نے اپنی لڑکیاں اسی غرض سے پیش کی تھیں۔ کتاب استبصار جلد سوم ص ۱۳۰

جناب مولوی کفایت حسین نے ہمارے پیش کردہ خلاصہ مسائل فقہ مذہب شیعہ میں سے بعض کے بارے میں اصل عبارت کا مطالبہ کیا ہے۔ پس جہاں ان بعض مسائل کی اصل عبارت کتب شیعہ میں سے پیش خدمت ہے۔ جناب مولوی صاحب نے دیدہ و دانستہ بعض مسائل سے انکار کیا ہے پس ناظرین خود اصل عبارات کو دیکھ کر جناب مولوی صاحب کی دیدہ دلیری کی داد دیں کہ وہ ع چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد
کے مصداق ہیں یا نہیں۔ (۱) جناب مولوی صاحب لیجئے آپ کا پہلا مسئلہ ہے۔ نماز میں عضو تناسل سے کھیلنا۔ اس مسئلہ سے انکار کرنے میں تو آپ نے انتہا ہی کر دی۔ گویا کہ آپ کو اپنے ائمہ کی احادیث سے ہی واقفیت نہیں۔ بلکہ ان کی کتب و احادیث کو چھوا تک بھی نہیں۔ پس ہم ہی سنا دیتے ہیں۔

(الف) قال سئلت اباعبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یعبث بذکرہ فی الصلوٰۃ المکتفۃ فقال لاباس (الاستبصار جلد اول ص۲۱۵) ترجمہ ایک شیعہ راوی کہتا ہے۔ پوچھا میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شیعہ مرد کے متعلق جو نماز فریضہ میں اپنے عضو تناسل سے کھیلتا ہے۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں کیوں جناب مولوی صاحب اب تو عضو مخصوص کے نماز میں کھیلنے کی اجازت حدیث امام سے مل گئی۔ مگر اب شاید لفظ یعبث کے معنوں پر اعتراض ہو اس کا بھی جواب سن لیں۔

(ب) قال سئلت اباجعفر علیہ السلام عن الرجل۔ یعبث بذکرہ حتی ینزل۔ قال لاباس بہ ولم یبلغ بہ ذلک شیئا ترجمہ۔ شیعہ راوی کہتا ہے میں نے پوچھا حضرت ابوجعفر سے اس شیعہ مرد کے متعلق جو اپنے عضو تناسل سے کھیلتا ہے۔ حتیٰ کہ انزال ہو جاتا ہے فرمایا ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اور اس پر کوئی حد نہیں لگتی۔ استبصار جلد ۳ ص۳۱۰

جناب مولوی صاحب اب تو یعبث کے معنے معلوم ہو گئے۔ کہ محض مس کرنا ہی نہیں۔ بلکہ اس قدر دیر تک مشت زنی کرنا ہے۔ کہ انزال ہو جائے۔ اور یہ بات صرف مس میں واقع نہیں ہوتی۔

جناب مولوی صاحب خدا جانے۔ گرمی ایام گرما پشاور نے آپ کے دماغ میں سے صرف و نحو تک نسیا منسیا کر دیا۔ یا اس عمل نے دماغ خالی کر دیا ہے۔ یعبث جو صیغہ فعل مضارع ہے اور جس کی خاصیت ہی استمراری ہوتی ہے۔ جو ایک فعل کے بہ تکرار واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے اور پھر یعبث کے بعد باء تعدیہ بھی موجود ہے۔ جس سے تمام جملہ کے یہ معنے ہو جاتے ہیں کہ جو اپنے عضو تناسل سے نماز میں کھیلتا رہتا ہے۔ اور لغت عرب میں عبث کے معنے بازی کردن کے ہیں۔ ایسی بازی جس میں لعب بھی شامل ہو جیسا کہ عبث بابلہ میں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں۔ کہ عبث کے معنی محض مس کرنا کہاں لکھے ہیں؟

آپ کی مزید تسلی کے واسطے عرض ہے۔ کہ ابعث بالتحریك اللعب یقال عبث یعبث من باب علم یعلم اے لعب وعمل مالا فائدۃ فیہ۔ وکذلك الرجل یعبث باھلہ فی شھر رمضان اے یلعب بھا۔ ومثلہ لا یعبث بجراحۃ ومنہ لا تدھن میتك وحدہٗ قال الشیطان یعبث فی جوفہ (لغت العرب مٹ)

پس ثابت ہوا۔ کہ عبث ایسا فعل ہے جس میں لہو ولعب شامل ہوتا ہے جیسا کہ ان مثالوں سے ظاہر ہے۔ اور صرف مس کرنا اس کے معنی لینا ہرگز درست نہیں یہ ہے جناب مولوی ممتاز الافاضل کی علمی پردہ دری۔

(ج) چونکہ آپ کی خاطر منظور ہے۔ لہذا ہم مسقط بحث پر ایک شیعہ فاضل کی تشریح بھی پیش کرتے ہیں جو شیعہ گروہ کا تمام ہندوستان میں وکیل ہے وہ لکھتے ہیں۔ قال سعید بن جبیر عذب اللہ امۃ کانوا یعبثون بمذاکیرھم رسالہ اصلاح جلد ۱۰ نمبر ۱۷ (ترجمہ) کہا سعید ابن جبیر نے کہ خدا نے عذاب کیا ہے ایک امت پر جو بازی کرتے تھے اپنے عضو تناسل سے۔ اگر قصد کرتے (مشت زنی سے) تسکین شہوت کا امید ہے کہ ان پر کوئی وبال نہ ہوگا۔

مگر مولوی صاحب یہاں تو ایک اور بات نکل آئی۔ گویا شیعہ مذہب کے نوجوان اگر عند الضرورت مشت زنی کریں۔ تو جائز ہے اور ان پر کوئی حد شرعی نہیں ہے۔ اور اس کے جواز پر فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۲۲۲ کی یہ حدیث عن ابی عبداللہ قال سألتہ عن الدلک قال ناکح نفسہ لا شئ علیہ بھی گواہ ہے۔ مگر خیال رہے کہ آپ کے نوجوان شاگردوں پر یہ حقیقت آشکارا نہ ہو جاوے۔ ورنہ ان کی صحت پر کیا اثر پڑے گا۔ وہ اس حل لا ینحل کے حل ہونے پر راویان احادیث کے ارواح پر درود بھیجنے لگ جاوینگے۔ جنہوں نے جوانان شیعہ کی یہ مشکل بھی آسان کردی۔

(۲) جناب مولوی صاحب اب لیجئے آپ کا دوسرا مسئلہ - کنجری کی کمائی کا حلال ہونا اور اس پر جواز سنیں - عن ابی بصیر قال سئلت اباجعفرؑ من کسب المغنیات فقال التی یدخل علیھا الرجال حرام والتی تدعا الی الاعراس لیس بہ باس - فروع کافی جلد دوم ص۲۲

ترجمہ - ابی بصیر سے روایت ہے پوچھا میں نے حضرت ابوجعفر سے گانے والیوں کی کمائی کے متعلق - تو فرمایا - کہ جو زنا کرتی ہیں - حرام ہے اور جو شادیوں پر بلائی جاتی ہیں - ان کی کمائی میں کوئی مضائقہ نہیں

(ب) عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال المغنیۃ تزف العرائس لا باس بکسبھا (فروع کافی جلد دوم ص۲۲ - ترجمہ ابو عبد اللہ سے روایت ہے - کہ فرمایا - کہ جو گانے والی شادیوں پر بلائی جاتی ہیں - ان کی کمائی میں مضائقہ نہیں -

جناب مولوی صاحب آپ کے دو امام متفق اللفظ ہو کر کہتے ہیں کہ جو گانے والیاں (کنجریاں) شادیوں پر گاتی ہیں - اور ناچتی ہیں - ان کا کسب اور کمائی حلال ہے - اور ائمہ نے اس گانے والی کی کمائی کو حرام کیا ہے - جو زنا بھی کراتی ہوں -

مولوی صاحب آپ محلہ طاہر وردی پشاور کے پاس اور مدرسہ اثنا عشریہ کے قریب کے محلہ میں دریافت کریں - جو بازنشین عورتیں وہاں رہتی ہیں - اور گایا بجایا کرتی ہیں ان کو شیعہ نوجوان کس نام سے یاد کرتے ہیں - کیا ان کو بچہ بچہ کنجریاں نہیں کہتے - ہمیں تو شک ہو گیا ہے کہ کہیں یہ عورتیں شیعہ علما نے ہی نہ بٹھا رکھی ہوں - کیونکہ وہ محرم میں آغا حیدر شاہ صاحب کے امام باڑہ میں بھی مرثیہ خوانی کرتی ہیں - آپ یہ بھی خیال رکھیں کہ انہیں ان کی کمائی سے ہی آپ کو تنخواہ نہ ملتی ہو -

(۳) مولوی صاحب - اب لیجئے - آپ کا تیسرا مسئلہ عرض کئے دیتے ہیں نماز میں گوز لگانا - جس کی آپ نے تاویل کی ہے پس ہم اصل حدیث نقل کر دیتے ہیں -

عن عبید بن زرارة قال قلت لابی عبدالله الرجل یحدث بعد ما یرفع رأسه من سجدة الاخیرة قال تمت صلاته وانما تشهد سنة فی الصلوة الخ (استبصار جلد اول ص۱۷۲)

ترجمہ - عبیدہ بن زرارہ کہتا ہے کہ اسنے ابو عبداللہ سے پوچھا کہ ایک شخص جب آخری سجدہ سے سر اٹھاتا ہے تو اس کے گوز صادر ہو جاتا ہے - فرمایا اس کی نماز پوری ہو گئی - کیونکہ تشہد کا پڑھنا نماز میں سنت ہے (یعنی فرض ادا ہو چکا اور سنت کی چنداں ضرورت نہیں)

جناب مولوی صاحب - آپ کی توجیہہ صریحاً غلط ہے - اول تو اسلئے کہ امام معصوم کے قول کو کوئی مجتہد یا عالم اپنے قیاس سے مسترد نہیں کر سکتا -

دوم جب کہ امام نے کہہ دیا کہ نماز میں تشہد سنت ہے اور اہل تشیع میں عدم ادائے سنت سے نماز میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا - بلکہ نماز پوری ہو جاتی ہے جیسے کہ اس حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہے - فروع کافی میں (باب ما احدث قبل التسلیم) اس بارہ میں ملاحظہ فرمادیں -

(۴) جناب مولوی صاحب رہا آپ کا چوتھا مسئلہ - کپڑا لپیٹ کر ماں سے جماع کرنا اور غلام بچہ سے لواطت کرنا - تو چونکہ ان دونوں مسائل کے لئے آپ نے انعام مقرر کیا ہے - اس لئے اس وقت ہم اس کا جواب نہیں لکھتے -

جب آپ بموجب وعدہ خود رجسٹری کرا کر روپیہ ہمارے مقرر کردہ ہر دو امینوں (خان غلام حسن صاحب آنریری مجسٹریٹ و سابق سب رجسٹرار پشاور و مولوی عبدالحکیم صاحب پریذیڈنٹ خلافت کمیٹی و امام مسجد پشاور) کے پاس داخل کرا دینگے۔ تو ہم انشاء اللہ کتب معتبرہ شیعہ سے نکال کر دکھا دینگے۔

(۵) جناب مولوی صاحب آپ کا پانچواں مسئلہ متعہ کا ہے جس کی تصدیق جواز ارباب حضرت مسیح موعود سے کرانا چاہا ہے۔ لہذا عرض ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر اس پاک انسان پر کوئی تہمت نہیں ہو سکتی۔ کہ ایسے ناپاک فعل کو ایک امام معصوم جائز قرار دے اگر جناب مولوی صاحب آپ میں ذرا بھی ایمانی غیرت ہے تو وہ اصل عبارت نقل کریں تب آپ کا سچ اور جھوٹ ظاہر ہوگا۔ مگر ہماری طرف سے تو آپ کے شیعہ اماموں کے فتاوی درباره جواز متعہ حاضر خدمت ہیں

(۱) عن ابی عبداللہ قال المتعۃ نزل بها القرآن وجرت بها السنۃ من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (الاستبصار جلد ثالث ص۷۷) ابو عبداللہ سے روایت ہے کہ متعہ کے ساتھ قرآن نازل ہوا۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ان کی سنت جاری ہوئی (یعنی نعوذ باللہ خدا تعالے نے اس زناکاری کو حلال کر دیا اور سیدنا حضرت محمدؐ صلعم نے اس پر عمل کیا (لاحول ولا قوۃ الا باللہ) (۲) سئلت ابا الحسن علیہ السلام عن المراۃ الحسناء الفاجرۃ هل تحب للرجل ان یمتتع بها یوما او اکثر قال اذا کانت مشهورۃ بالزنا فلا تمتتع منها ولا تنکحها (الاستبصار جلد ثالث ص۷۷) ترجمہ۔ راوی کہتا ہے۔ کہ میں نے ابوالحسن سے ایک

خوبصورت فاجرہ عورت کے متعلق پوچھا۔ کہ کیا جائز ہے کہ متعہ کرے ایسی عورت کے ساتھ ایک دن یا زیادہ۔ فرمایا جب وہ زنا میں مشہور ہو تو اس سے زنا نہ کرنا چاہئے۔ نہ اُسے نکاح میں لانا چاہیئے۔

(۳) قال سئل عمار وانا عندہٗ عن الرجل یتزوج الفاجرۃ متعۃ قال لا باس الخ (ایضا ص۲۲ جلد ۳)

راوی کہتا ہے کہ عمار سے پوچھا گیا۔ اور میں اس کے پاس تھا اس شخص کے متعلق جو فاجرہ عورت سے متعہ کرے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں (یعنی کنجری زناکار سے بھی متعہ جائز ہے)

(۴) عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال العذراء التی لھا اب لا تتزوج متعۃ الا باذن ابیھا فالوجہ فی ھذا الخبر احدا شیئا احدھا ان یکون البکر صبیۃ لم تبلغ فانہ لا یجوز التمتع بھا الا باذن ابیھا (استبصار جلد سوم ۱۴۵)

ابوعبداللہ سے روایت ہے۔ فرمایا جس دوشیزہ شیعہ لڑکی کا باپ ہو اس شیعہ لڑکی سے اس کے باپ کی اجازت کے بغیر متعہ نہ کرنا چاہیئے۔ اس خبر میں ایک بات یہ ہے۔ کہ اگر باکرہ نابالغ ہو تو اس سے متعہ کرنا اس کے باپ کی اجازت کے بغیر جائز نہیں

(۵) قال قلت ما یحل من المتعۃ قال کم شئت شیعہ

راوی کہتا ہے۔ کہ میں نے پوچھا۔ کہ متعہ کس قدر عورتوں سے جائز ہے۔ فرمایا جتنی چاہو (استبصار جلد سوم ص۷۷)

خلاصۂ عداوت مذہب شیعہ با اسلام | مذہب شیعہ کا بانی مبانی عبداللہ بن سبا یہودی یمنی تھا ہے۔

تحفہ اثنا عشریہ۔ یہ لوگ ان یہود و نصاریٰ و مجوس و بت پرستوں کی اولاد سے ہیں۔ جو اسلام کی تلوار سے مخالفت اور مقابلہ میں ناکامیاب

ہوئے۔ تو مسلمانوں کے بباس میں ہوکر درپئے تخریب اسلام ہوئے (تحفہ اثنا عشریہ)

حضرت عمر خلیفۃ الرسول کو ابو لولو فیروز ایرانی نے شہید کر دیا (سیرۃ الفاروق شبلی) حضرت عثمان کے بر خلاف ان لوگوں نے بغاوت پھیلائی۔ جس کا نتیجہ ان کی شہادت ہوئی (تحفہ اثنا عشریہ)

حضرت علی کو ان لوگوں نے حضرت معاویہ اور حضرت عائشہ اور حضرت طلحہ زبیر سے لڑایا۔ حضرت علی کو کوفہ میں انہی لوگوں نے شہید کیا (تحفہ اثنا عشریہ)

حضرت امام حسین علیہ السلام انہیں لوگوں کی تحریک سے کربلا تک گئے۔ مگر وہاں یہ لوگ یزید سے مل گئے اور اس کو قیامت خیز مصیبت میں مبتلا کر کے شہید کرایا۔ بنی امیہ اور بنی فاطمہ کی باہمی کشمکش اور بنی عباس اور بنی امیہ کے باہمی شرمناک اور خوفناک جنگوں کے بانی مبانی یہ لوگ تھے۔ خلفائے اسلام کے مُردے قبروں سے نکال کر پھینکے گئے اور درختوں میں آویزاں کئے گئے۔ آخر کار بنی امیہ کی بےنظیر سلطنت اسلام کو بنی عباس سے اور بنی عباس کے عظیم الشان خلافت بغداد کو ہلاکو خاں سے شیعہ لوگوں کے ریشہ دوانیوں نے تباہ کیا (تاریخ زوال بغداد) الغرض اسلام کے برخلاف جب کبھی کوئی جنگ کفار نے چھیڑا تو یہ لوگ کفار کے ساتھ شامل رہے۔ اس فرقہ باطنیہ نے ہزارہا اولیاء اللہ اور ائمہ اسلام کو بے گناہ محض اس واسطے قتل کیا۔ کہ وہ اہل سنت تھے۔ شیعہ نہ تھے۔

شیعہ مُبلّغ کی معذرت

جناب مولوی کفایت حسین صاحب شیعہ مبلغ اپنے اشتہار شہاب ثاقب میں تسلیم کرتے ہیں۔ کہ سب عقاید شیعہ مذہب کے ہیں۔ مگر حضرت علی اور حضرت

جعفر کو خدا جاننا صرف غالی شیعہ (جن کو علویہ کہتے ہیں) کا عقیدہ ہے جن کو فرقۂ اثنا عشریہ بالاجماع کافر جانتا ہے۔ مگر باقی عقاید کے حق اور درست ہونے میں ان کو کوئی عذر و انکار نہیں ہاں ان کو دو عذر اور ہیں۔

(۱) ان عقائد کے ساتھ بعض کتب اہل سنت کے حوالے کیوں دیئے گئے ہیں۔

(۲) بعض شیعہ کتب کے حوالے درست نہیں۔

پس ہمارا جواب یہ ہے کہ ہم اہل سنت تو جمیع فرق شیعہ کو شیعہ ہی جانتے ہیں۔ خواہ علویہ ہوں یا جعفریہ۔ تفضیلیہ ہوں یا امامیہ زیدیہ ہوں یا اثنا عشریہ۔ اور اگر جناب مولوی کفایت حسین صاحب غالیہ کو کافر کہتے ہیں۔ تو وہ اثنا عشریہ کے حق میں نیز میگوید چنیں۔ کتب اہل سنت کے حوالے بطور گواہ اور شاہد ہیں کہ یہ عقاید ہمارے منسوب کردہ نہیں۔ بلکہ حضرات ائمہ اسلام کو ہمارے ساتھ اتفاق ہے اور کتب شیعہ کے حوالوں کا انکار اول تو محض تجاہل عارفانہ ہے دوئم محض نفس عقاید کا جناب مولوی صاحب نے کوئی رد نہیں کیا۔ اور بالمقابل اپنے صحیح عقاید پیش نہیں کئے۔ سوم اصل عبارات بھی بطور ثبوت ان مسائل کے متعلق اس دفعہ پیش خدمت کئے جاتے ہیں جن کا مطالبہ آپ نے کیا ہے۔ لیکن چونکہ اس مختصر رسالہ میں ان سب عقاید کے واسطے گنجائش نہیں۔ اس لیئے اہل تحقیق کسی شیعہ کتب فروش یا لائبریری سے منگواکر ان کتب کا ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ جن کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اور یہ عذر کہ شیعہ کی عداوت اسلام کے بارہ میں کتب اہل سنت کو کیوں پیش کیا گیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کیا چور کبھی اپنی چوری کا اقرار کرتا ہے کہ شیعہ باوجود تقیہ کا

عقیدہ رکھنے کے اقرار کرے کہ واقعی وُہ دشمنانِ اسلام ہیں اور ہمیشہ اسلام کے دشمنوں کے ساتھ رہے ہیں - بلکہ یہ شہادت توانہوں نے دینی ہے - جن کی چوری ہوئی - یا جس نے چوری کرتے دیکھا ہے - یا جن سے دشمنی کی گئی - یا جنہوں نے دشمنی کرتے وقت ان کو دیکھا - چونکہ اہل سنت پر ہمیشہ شیعہ مظالم ہوتے چلے آئے ہیں - اس لیئے ان کی شہادت کی ضرورت تھی جو پیش کی گئی۔ نیز اہل سنت نہ تو تقیہ کے قائل ہیں اور نہ ہی مظلوم اپنے اوپر واقعشدہ مظالم کی شہادت کو چھپاتا ہے - ہاں ظالم اپنے مظالم کو اگر چھپائے - تو ممکن اور اغلب ہے - ع

عذرِ نامعقول ثابت میکند الزام را

شیعہ غالیہ

جناب مولوی صاحب کہتے ہیں - کہ حضرت علی کو خدا کہنا شیعہ غالیہ کا عقیدہ ہے - اثنا عشریہ کا نہیں - ہاں باقی عقائد جو استفتاء میں مذکور ہیں ان کی حقانیت اور صحت سے انکار نہیں اب رہا حضرت علی کو خدا جاننے کا عقیدہ کہ وہ فرقہ غالیہ کا عقیدہ ہے - تو فرقہ غالیہ کی شناخت بھی ناظرین کو کرائے دیتے ہیں - کہ وُہ کون ہیں - اور ان کی شناخت کیا ہے - پس ہم کو جناب شیخ ابو جعفر طوسی کا ممنون ہونا چاہیئے - جو شیعوں کے بڑے محدث ہیں - اور جو اپنی جامع حدیث من لا یحضرہ الفقیہ میں ابن بابویہ قمی سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں - جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا لعنت کرے - شیعہ غالیہ پر کہ انہوں نے اپنی اذان میں اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ اللہ کا جملہ ایزاد کر دیا (دیکھو کتاب من

لا یحضرہ الفقیہ باب فصول الاذان والاقامۃ بروایت ابن بابویہ قمی۔ پس شیعہ غالیہ وہ لوگ ہیں۔ جو اذان میں اشھد ان عَلِیًّا وَلِیُّ اللہ۔ یا اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْنَ حَقًّا کہتے ہیں۔ اور جناب مولوی کفایت حسینؒ صاحب اگر کسی دن مدرسہ اثنا عشریہ پشاور سے محلہ ناظر طاہر وردی کی مسجد شیعہ میں مؤذن کی اذان پر تھوڑی دیر خاموشی سے کان دھریں تو نہایت سُریلی آواز میں۔ اَشْھَدُ ان امیرالمؤمنین و امام الا شجعین علیًّا ولیّ اللہ اور اشھد ان امیر المؤمنین و امام المتقین علیًا وصی رسول اللہ کے جملے سُن لینگے اور اس طرح ان کو شیعہ غالیہ کی زیارت اور شناخت پاس ہی مل جاویگی۔ اور اگر زیادہ تحقیق کی ضرورت ہو تو ایام محرم یا جمعہ کے دن امام باڑہ میر حیدر شاہ بازار جہانگیر پورہ شہر پشاور میں تھوڑی دیر کے لیئے تشریف لے جاویں۔ تو وہاں کسی نہ کسی شیعہ غالیہ کے منہ سے یہ اشعار سُن لینگے ؎

(۱)

کہ مولاے بود و گر ابندہ بودی + بگویم علیؑ باز گویم علیؑ را

(۲)

کفانی فضل مولانا علی + وقوع الشك فيه انه الله

(۳)

علی جو چاہے کہ مشکل کو سر براہ کرے + گدا کو چاہے تو اِک پل میں بادشاہ کرے

(۴)

ہم اول و ہم آخر و ہم ظاہر و باطن + ہم عابد و معبد و معبود علی بود

پس معلوم ہو جائیگا۔ کہ وہ حضرت علی کو خدا کہتے ہیں یا نہ

ہاں اگر آپ کا یہ کہنا سچ ہے کہ آپ حضرت علی کو خدا جاننے والے کو بالاجماع کافر کہتے ہیں۔ تو پھر دیکھا جائیگا۔ کہ آپ اس کافر کو کس طرح سے کافر کہتے اور میر حیدر شاہ صاحب کے امام باڑہ سے باہر نکالنے کی جرأت کرتے ہیں۔ یا مسئلہ تقیہ پر عامل ہو کر الخاموش نیم رضا کا ثبوت دیتے ہیں۔

باب دوم

نحمدہ ونصلی علی سیدنا محمد رسولہ الکریم والسلام علی احمد المسیح الموعود

فتاوی ائمہ اسلام وعلمائے کرام

دربارۂ شیعہ

(۱) سیدنا حضرت امام الرسل والانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کا فتوی

ان رسول اللہ قال لعلی ابن ابیطالب انہ سیکون فی اٰخر الزمان قوم لھم بنز یعرفون بہ یقال لھم الرافضۃ فاقتلھم قاتلھم اللہ انھم مشرکون۔ رواہ الامام الھادی یحیی ابن الحسین امام الیمن فی کتابہ الاحکام مسلسلا باٰبائہ الکرام من عندہ الے عند الحسن ابن علی ابن ابیطالب رضہ وھو الامام العظیم الذی صار علما یقتدی بمذھبہ فی غالب الدیار الیمنیۃ (سراج الوھاج)

ترجمہ۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو فرمایا کہ آپ کے

زمانہ میں ایک قوم ہوگی جو عیب جو ہوگی اور یہی ان کی شناخت کا ذریعہ ہوگا۔ وہ رافضی کہلائینگے۔ پس تم ان کو قتل کرو اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کرے وہ مشرک ہونگے۔ روایت کیا اس کو امام الہادی حضرت یحییٰ ابن الحسین نے جو امام ہیں اپنی کتاب الاحکام میں

یادداشت

اس فتویٰ میں اول آنحضرت صلعم پھر حضرت علی پھر حضرت حسین پھر حضرت امام حسن علیہ السلام شامل ہیں اور پھر امام الیمن بن الحسین جو راوی ہیں اس روایت کے۔ خصوصیت یہ ہے کہ اس تمام روایت کے راوی ائمہ اہل بیت علیہ السلام ہیں۔

(۲) فتوی سیدنا حضرت امام العرب والعجم جناب غوث الاعظم شیخ عبدالقادر گیلانی بغدادی الحنبلی قدس سرہ العزیز

علیھم (ای علی الروافض) لعنۃ اللہ وملئکتہ وسائر خلقہ الی یوم الدین۔ وقلع اثارھم وابادخضرائھم۔ ولا جعل منھم فی الارض دیارا لانھم بالغوا فی غلوھم۔ و مردوا علی الکفر وترکوا الاسلام و فارقوا الایمان وجحدوا اللہ والرسل والتنزیل فنعوذ باللہ ممن ذھب الی ھذہ المقالۃ (غنیۃ الطالبین مع زبدۃ السالکین صفحہ ۱۵۷) ترجمہ۔ شیعہ لوگوں پر خدا کی اور اس کے فرشتوں کی اور ساری مخلوقات کی تا قیامت لعنت ہو روئے زمین پر ان میں سے کوئی باقی نہ رہے۔ کیونکہ وہ اپنی غلو میں انتہا تک جا پہنچے ہیں۔ کافر ہوگئے ہیں۔ اسلام کو چھوڑ چکے ہیں۔ ایمان سے جدا ہوگئے ہیں اور اللہ

تعالیٰ اور اس کے رسولوں اور قرآن کریم سے منکر ہو گئے ہیں۔ خدا کی پناہ ان لوگوں سے جو ایسی باتیں کرتے ہیں۔

(۳) سیدنا حضرت امام الھند جناب شیخ احمد سرھندی الحنفی امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی

میگوید بندہ کہ محتاج ست برحمت خداوند احد صمد خادم علماء اہلسنت والجماعت احمد بن عبدالاحد العمری الفاروقی نسبا کہ چوں دریں ایام رسالہ کہ شیعہ بوقت محاصرۂ مشہد بعلماء (اہلسنت) ماوراء النہر نوشتہ بودند۔ در جواب رسالہ آنہا (شیعہ) دربارۂ تکفیر شیعہ واباحت قتل اموال مسلمانان را بود بایں حقیر قلیل البضاعت رسید کہ حاصلش بعد طے مقدمات آبلہ فریب تکفیر خلفا ثلاثہ ست رضی اللہ عنہم و ذم تشنیع حضرت عائشہ صدیقہ و بعضے از طلبا شیعہ بایں مقدمات افتخار مے نمودند...... ایں حقیر ہر چند در مجالس و معارک مشارقیہ معقولہ ومنقولہ رو آنہا مے کرد بر غلطیہائے صریحہ ایشاں را اطلاع مے داد۔ اما از روئے حمیت اسلام و موجب حدیث نبوی علی مصدرہ الصلوٰۃ والسلام کہ فرمودہ اند اذا ظھرت الفتن والبدع وسبت اصحابی فلیظھر العالم علمہ ومن لم یفعل ذلک فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ صرفا ولا عدلا (رد الروافض ومقامات امام ربانی)

یعنے احمد بن عبد الاحد العمری فاروقی فرماتے ہیں کہ جب مشہد کا محاصرہ ہوا۔ تو علمائے شیعہ نے حضرت ابابکر رض۔ حضرت عمر رض حضرت عثمان رض پر فتوے کفر اور حضرت عائشہ صدیقہ پر طعنہ زنی کر کے ایک رسالہ تحریر کیا۔ اور علماء اہل سنت ماوراء النہر کو بھیجا۔ جس کے جواب

میں علمائے اہلسنت ماوراء النہر علماء شیعہ کا رد کیا۔ اور ان پر فتویٰ کفر لکھ بھیجا اور یہ کہ مسلمانوں پر شیعوں کا قتل کرنا اور ان کے مالوں پر تصرف کرنا حلال ہے۔ ہندوستان کے بعض شیعہ مشہد کے رسالہ پر بڑا فخر کرتے تھے۔ خاکسار نے بھی ان کا بہت رد مجالس اور معرکوں میں بیان کیا۔ تاہم بموجب حدیث نبوی کہ جب فتنہ اور بدعت کا ظہور ہو۔ اور لوگ میرے اصحاب کو گالیاں دینے لگیں۔ پس لازم ہے ہر عالم پر کہ اپنے علم سے انکار کردے اور جو ایسا نہ کرے۔ پس اس پر خدا تعالیٰ کی اور اس کے فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ خاکسار نے حمایت اسلام کیواسطے آمادگی اختیار کی۔

یادداشت

حضرت امام ربانی نے علماء اہل سنت اور ماوراء النہر کی فتوے کفر دربارہ شیعہ سے اتفاق کیا۔ اور خود بھی رد روافض میں بموجب حدیث نبوی آمادہ ہوئے۔ پس یہ مذہب حنفی کے ایک عظیم الشان امام کا فتویٰ ہے۔

(۴) الفتاوی الهندية المسمی بالفتوی العالمگیریہ

علی مذهب الامام الاعظم ابی حنیفة رضی الله تعالی عنه

(دنو ہٹ) یہ وہ فتویٰ ہے جو تمام اہلسنت والجماعت نے متفقہ طور پر حضرت اورنگ زیب عالمگیرؒ کے عہد میں شایع کیا)

الرافضی۔ اذا کان یسب الشیخین ویلعنهما والعیاذ بالله

فهو كافر. وان كان يفضل عليا كرم الله وجهه على ابى بكر رضى الله تعالىٰ عنه لا يكون كافرا الا انه مبتدع من انكر امامة ابى بكر صديق رضى الله تعالى عنه فهو كافر وعلى قول بعضهم هو مبتدع وليس بكافر والصحيح انه كافر وكذلك من انكر خلافة عمر رضى الله تعالى عنه فى اصح الاقوال كذا فى الظهيرية ويجب اكفارهم باكفار عثمان وعلى وطلحة وزبير وعائشة رضى الله تعالى عنهم۔ و يجب الاكفار الروافض فى قولهم برجعت الاموات الى الدنيا وبتناسخ الارواح وبانتقال روح الاله الى الائمة وبقولهم فى خروج الامام الباطن وتبعطيلهم الامر والنهى الى ان يخرج الامام الباطن وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام و احكامهم احكام المرتدين كذا فى الظهيرية

ترجمہ۔ فرقہ رافضیہ کے بارے میں فتاوٰی جب کوئی شیعہ حضرت ابابکر صدیق و حضرت عمر کو سب و شتم کرے اور ان پر لعنت بھیجے۔ (پناہِ خدا) پس وہ کافر ہے۔ اور اگر صرف حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حضرت ابو بکر پر فضیلت دے تو کافر نہیں۔ مگر بدعتی ضرور ہے۔ جو شخص حضرت ابوبکر صدیق کی امامت (یعنی خلیفہ بلا فصل ہونے کا) انکار کرے۔ پس وہ کافر ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ وہ بدعتی ہے۔ اور کافر نہیں ہے۔ مگر صحیح یہی ہے۔ کہ وہ کافر ہے (سورۂ نور کے مطابق بھی فاسق یعنی کافر ہے) یہی فتوٰی ہے ان کے بارہ میں جنہوں نے حضرت عمرؓ کی خلافت کا انکار کیا۔ جیسا کہ ظہریہ میں مذکور ہے۔ اور ان کو کافر قرار دینا واجب ہے کیونکہ شیعہ لوگ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ کو کافر قرار دیتے ہیں۔

فرقہ شیعہ کے کافر ہونے کی ایک اور وجہ بھی ہے کہ ان کا عقیدہ ہے کہ ان کے اسلاف جو مر چکے ہیں۔ کسی وقت اس دنیا میں رجعت کریں گے۔ اور (اسکو قیامت صغریٰ کہتے ہیں) اور تناسخ الارواح کے قائل ہیں (جو ہنود کا متفق علیہ مسئلہ ہے) اور ان کا یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اوتار لیتا ہے اور ان کے اماموں میں خدا تعالیٰ کی روح حلول کی گئی تھی۔ ان کا یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ ایک امام باطن نکلنے والا ہے۔ اور یہ لوگ قرآن کریم کے امر و نہی کو معطل کرتے ہیں۔ اس وقت تک کہ امام باطن خروج کرے۔ اور یہ شیعہ قوم مذہب اسلام سے خارج ہے اور ان پر مرتدین کے احکام جاری ہیں (الجزء الثانی من الفتاویٰ عالمگیریہ ص۲۶۴) ایسا ہی ظہیریہ میں مذکور ہے۔

(۵) حضرت مولانا شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

شیعہ در اصل یہود اور مجوس نصاریٰ و بت پرست کی اولاد ہیں جو سیدنا حضرت محمد اور اصحاب ثلاثہ کے زمانہ میں تلوار کے ذریعہ سے اسلام پر غالب نہ آسکے۔ تو تخریب اسلام کی غرض سے مسلمانوں میں داخل ہو گئے۔ اور مسلمانوں کے لباس میں عداوت اسلام شروع کی اور عبداللہ بن سبا یہودی یمنی حضرت علی کے زمانہ میں اُن کا سرگروہ ہوا (تحفہ اثنا عشریہ قلمی ص۵۰۶)

یہ لوگ شیعہ کہلائے۔ یہ رافضی فاسق ہیں اور خدا تعالیٰ کی اطاعت سے خارج ہیں۔ (تحفہ اثنا عشریہ ص۲۵۶)

شیعہ سلطنت چنگیزیہ کے فضلہ خور ہیں تحفہ ص۵۰۱ قلمی۔ شیعہ اختراعی اور ابتداعی ہیں۔ تحفہ ص۵۰۱۔ شیعہ پانچ مذاہب کفار کا مجموعہ اور خلاصہ ہے۔ یعنی یہود۔ نصاریٰ۔ مجوس۔ صائبین۔ ہندو کا تحفہ ص۵۰۲۔ اصحاب الرسول سے بغض عداوت اور طعن تشنیع میں تقلید یہود ہے۔ حضرت علی سے محبت بیجا میں تقلید نصاریٰ ہے۔ تعزیہ پرستی وغیرہ میں تقلیدِ ہنود ہے۔ تحفہ ص۵۰۲-۵۰۳

یادداشت

یہ فتوےٰ امام اہل حدیث کا ہے۔

(۶) حضرت مولانا احمد بن عبداللہ المصری الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتوےٰ

آنچہ پیران روافض بروافض گفتند بگاہے ابلیس بکفار نیاموختہ است (کتاب استظہار المومنین ص۱۱ یادداشت۔ یہ مذہب شافعی کے ایک علامہ کا فتوےٰ ہے۔

(۷) حضرۃ اخون درویزہ رحمۃ اللہ علیہ (علاقہ سرحد افغانستان مدفون پشاور) کا فتوےٰ

(۱) اہل روافض کتے ہیں۔ اہل دوزخ ہیں۔ گروہ دجال ہیں۔ اہل روافض پر لعنت (ارشاد الطالبین ص۲۹-۳۹۶) (۲) شیعہ کہتے ہیں۔ کہ جس نے حضرت علی سے جنگ کیا۔ یعنی حضرت معاویہ۔ حضرت زبیر۔ حضرت طلحہ و حضرت عائشہ سب کافر ہیں۔ لہذا وہ خود کافر ہیں ص۵۸۴ و۵۸۵ (۳) شیعہ دین اسلام کو چھوڑ چکے ہیں اور اللہ تعالےٰ نے ان کو کافر کے نام سے یاد کیا ہے یغیظ

بہم الکفار اور حضرت رسول اللہ نے ان کو مشرک کے نام سے یاد کیا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے یخرج من اقوام لھم نبز یقال لھم الروافض فاذا رأیتموھم فاقتلوھم فانھم مشرکون فرمایا (۴) ابواللیث سمرقندی نے بوستان میں لکھا ہے کہ کہا عامر شعبی نے کہ رفض زندیق ہونے کیواسطے زینہ ہے - پس میں نے کوئی رافضی نہیں دیکھا - مگر اسکو زندیق ہی پایا - (تذکرۃ الابرار والاشرار ص۸)

۸ - حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی کا فتوےٰ

آنچہ روافض گویند کہ پیغمبر علیہ السلام از خوف دشمنان بعضے احکام را تبلیغ نمیکردند کفر است (مالا بدمنہ ص۱۹۲) یعنے شیعہ لوگ کہتے ہیں - کہ آنحضرت صلعم نے بعض احکام خداوندی میں دشمنوں کے خوف کے مارے تبلیغ کرنے میں کوتاہی کی - اس کہنے سے کافر ہیں (۲) کسے را کہ خالصاً للہ باوے دشمنی باشد مثل روافض و خوارج مانند آں ازاں حال موافقت نہ کند - تا کہ از عقاید فاسدہ توبہ نکند - اگرچہ پدر یا پسر باشد بحکم قال اللہ تعالیٰ یایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء (مالا بدمنہ ص۱۴۸) جس کو خدا کے واسطے کسی سے دشمنی ہو - جیسا کہ شیعہ اور خوارج یا جو ان جیسے ہوں - اُن سے کوئی تعلق نہ رکھے - جب تک کہ وہ باطل عقیدے سے توبہ نہ کرلیں - اگرچہ وہ اپنا باپ یا بیٹا ہی کیوں نہ ہو - جیسا کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ اے مومنو تم میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں سے دوستی مت رکھو -

۹ - علامہ شارح شرح المقاصد کا فتوےٰ

ہر کہ انکار کند از امامت حضرت ابوبکر کافر شود - بعضے اورا مبتدع گویند

لیکن صحیح ہمین است کہ او کافر است کسیکہ انکار کند از خلافت عمر فاروق را در اصح اقوال (کذا فی الظهيرية و مالا بد منه ص۵۳) و واجب است تکفیر روافض و خوارج وغیرہ سبب تکفیر شان حضرت عثمان و حضرت علی و حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ و حضرت عائشہ رضؓ و خصوص تکفیر روافض بسبب اعتقاد ایشان بہ رجعت اموات در دنیا بتناسخ ارواح وغیرہ معتقدات ایشان مثل غلط کردن جبریلؑ در وحی بسوے محمد صلے اللہ علیہ وسلم و حق علیؑ پس ایں کساں از ملت اسلام خارج اند - و بر ایشاں احکام مرتدین است (کذا فی الظهيرية و عالمگیریہ و مالا بد منہ ص۱۵۷ یعنی جو حضرت ابو بکر یا حضرت عمر کی امامت یا خلافت کا منکر ہے - وہ کافر ہے - بعضے ان کو مبتدع کہتے ہیں - مگر صحیح یہی ہے - کہ وہ کافر ہے - اور رافضی اور خارجی کو کافر کہنا واجب ہے - جبکہ وہ حضرت عثمان و حضرت علی و حضرت زبیر و حضرت طلحہ و حضرت عائشہ رضؓ کو کافر کہتے ہیں بالخصوص اس سبب سے بھی کافر ہیں کہ وہ اس دنیا میں مردوں کے رجعت کے تناسخ ارواح کے ذریعہ سے قائل ہیں - یا کہ حضرت جبریل نے حضرت محمد پہ وحی نازل کی اور حضرت علی کا حق ضایع کیا - اور غلطی کی - پس یہ لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کے واسطے مرتدوں کا احکام ہے - (دیکھو شرح المقاصد)

۱۰۔ حضرت علامہ اسحٰق اسفرزائنی کا فتوےٰ

ہر کہ اہلسنت را کافر میداند - کافر میدانیم اورا (مالا بد منہ ص۱۵۳)
یعنی جو اہل سنت کو کافر کہتا ہے - ہم ان کو کافر کہتے ہیں -

۱۱۔ علامہ دھر وحید عصر مولوی محمد امیر اکبر آبادی کا فتوےٰ

روافض فرقہ باطلہ ہے۔ ان کا بانی مبانی عبداللہ بن سبا یہودی یمنی ہے۔ یہ حضرت ابوبکر حضرت عمر کو لعنت کرتے ہیں اور ان کو بُرا کہتے ہیں۔ اور حضرت پیغمبر کے یاروں سے بیزار ہیں سوائے علی کرم اللہ وجہہ کے جو عین کفر ہے۔ حضرت طلحہ حضرت زبیر اور حضرت عائشہ کو لعنت کرتے ہیں۔ لہذا مردود روسیاہ اور کافر ہیں۔ (انوار محمدی ص۱۲)

۱۲۔ مولانا احمد الدین واعظ تلہ گنگ کا فتویٰ

شیعہ سخت کافر ہیں۔ مجمع الاوصاف حاشیہ ص۳۴۔ سید اگر شیعہ ہو۔ آلِ رسول سے خارج ہے۔ مجمع الاوصاف ص۳۴ شیعہ داعی الی النار ہے مجمع الاوصاف ص۴۶

۱۳۔ رئیس المحدثین نواب سید صدیق حسن خان صاحب بھوپالی کا فتویٰ

روئے زمین پر جس قدر فرقہ خبیثہ موجود ہے۔ وہ کسی ایک اصحاب رسول اللہ کو کافر کہہ کر کافر ہوگیا ہے۔ جب وہ اصحاب رسول اللہ کو کافر کہتے ہیں۔ تو کس طرح سے کافر نہیں یہ اسلام کے دشمن ہیں۔ جو ان کو کافر نہیں کہتا۔ وہ بھی کافر ہے (سراج الوہاج ص۵۶۸-۵۶۷ جلد دوم) رافضی فاسق ہیں (جلد اول سراج الوہاج ص۵۹ جو شیعہ اصحاب رسول پر لعنت کرتے ہیں۔ کافر ہیں (سراج الوہاج جلد دوم ص۵۶۷)

خاکسار قاضی محمد یوسف فاروقی احمدی ابن عمر بیشاور مورخہ ۹ محرم الحرام ۱۳۴۳ھ

آنچہ مارا وحیؐ و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود

یہ عطیے وحی اور الہام کے — ہے اسی کے آستانِ فیض سے

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصلِ دلدارِ ازل بے او محال

ہیں اسی سے لیتے ہر نور و کمال — ہے خدا کا وصل بے اس کے محال

اقتداءِ قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمانِ ماست

قول اس کا دل سے کرتے ہیں قبول — پیروی اس کی ہمارا ہے اصول

از ملایک و از خبر ہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسلِ ربّ العباد

تذکرے جن و ملک اور حشر کے — جو بیاں اس پاک سرور نے کیئے

آں ہمہ از حضرتِ احدیت است — منکرِ آں مستحقِ لعنت است

وہ سبھی اللہ کی جانب سے ہیں — اس کے منکر مستحقِ لعنت کے ہیں

معجزاتِ او ہمہ حق اند و راست — منکرِ آں موردِ لعنِ خدا است

سچ ہیں اور حق سب ہیں اس کے معجزے — لعنتِ حق اُن کے مُنکر پر پڑے

معجزاتِ انبیاءِ سابقیں — آنچہ در قرآں بیانش بالیقیں

پہلے نبیوں اور رسولوں کے نشان — جن کا ہے قرآن کے اندر بیان

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

ان کو جان و دل سے ہم ہیں مانتے — ان کے مُنکر کو شقی ہیں جانتے

یکقدم دُوری ازاں عالی جناب — نزدِ ما کفر ست و خسران و تباب

اِک قدم جو اس کی درگہ سے ہو دُور — ہے وہ خاسر اور کافر بالضرور

احمدیہ کُتب کی مختصر فہرست

مباحثہ سرگودھا	۴ر	مباحثہ سارچور	۳ر	مباحثہ ختم نبوت	۳ر	مباحثہ شملہ	۴ر
مباحثہ کفر و اسلام	۲۔ر	مباحثہ مستورات	۲ر	مباحثہ لاہور	۴ر	مباحثہ منصوری	۲ر
ادعۃ الفرقان	ار	ادعۃ الرسول	ار	اہل اسلام	ار	رد المفتریات	ار
طلوع احمدیت	ار	حیرت کا فوٹو	۴ر	اربعین مترجم	ار	احمدیہ جوبلی	۴ر
کلام محمود مکمل	۵ر	نغمہ اکمل	ار	مسلمان وہی ہے	۲۔ر	درود شریف	۸ر
دُرِّ عدن	ار	تعلیم خاتون	۴ر	اصلاح خاتون	۴ر	مکتوبات احمدیہ	۴ر
فلاسفی اسلام	۳ر	ہدایات نسواں	۴	خطبات محمود	۶ر	توحید باری تعالےٰ	۶ر
احمدی جنتری ۱۹۳۵ء	۲ر	کشف الحقائق	۲ر	اُمتی نبی	ار	نماز مترجم	۱
دینیات کا رسالہ	۱ر	فتنہ مستریاں	۴ر	تبلیغی مضامین	۱ر	بلائے دمشق	ار
نبی اللہ کا ظہور	۵ر	مجموعہ آمین	۳ر	کرشن لیلا	۔	نیوگ شاستر	۴ر
عربی قاعدہ	ار	ہمارے جنتریاں فی	۲ر	حدوث روح و مادہ	عہ	مکتوبات امام ربانی	عہ
بیاض نورالدین مکمل	عہ	کشتی نوح	۶ر	ازالہ اوہام	عہ	حقیقۃ الوحی	؎

تمام کُتب ملنے کا واحد پتہ:-

محمد یامین تاجر کُتب قادیان